بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

الحق اپنی حیاتِ مستعار کے اکیس ۲۱ برس پورے کرکے بائیسویں ۲۲ سال میں قدم رکھ رہا ہے۔ فیاضِ ازل نے اپنے خصوصی فضل وکرم اور عنایت و مہربانی سے اُسے جس قدر اور جس جس طرح نوازا، وسائل کی قلت اسباب کے فقدان، پرخطر راستوں اور لغزش وخطا کے سینکڑوں اندیشوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے جسطرح اپنے پیغام کی اشاعت دین کی خدمت صراطِ مستقیم کی ہدایت، توکل واستقامت، نہایت کٹھن صبر آزما مراحل اور مشکل ترین حالات میں بھی حق کی حمایت اور اعلاءِ کلمۃ اللہ کی توفیق ارزانیاں فرمائیں۔ اس پر جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

انتشار و افتراق، بے دینی والحاد اور امتِ مسلمہ کے اس دورِ انحطاط میں جسطرح شرعی حدود، نظامِ شریعت اور تعلیماتِ نبوت کو بالائے طاق رکھکر قدیم جاہلی رجحانات، اباحیت وآزادی، قبائلی عصبیت وغرور، قانون شکنی، بے لگامی اور بے دین زندگی کو پوری اسلامی سوسائٹی پر غالب کردینے کی کھلی تدبیریں کی جارہی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے بے پایاں الطاف وعنایات کے پیشِ نظر الحق کو نوازا اور یہ توفیق دی کہ اس نے اباحیت وآزادی کے غلط رجحانات کا مقابلہ کیا۔ امت میں ایمانی روح پیدا کرنے، اللہ تعالیٰ کے دین کو اپنانے، اسکی عبادت اور اس کے احکام کی اطاعت کرنے کیطرف دعوت دی۔ دینِ اسلام پر، اس کے اصول وماخذ پر اور اسکی تعبیرات پر اعتماد کو از سرِ نو استوار کرنے کا پیغام پھیلایا۔ امت کو نئے فتنوں میں پڑنے سے بچانے اور ملت کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو مجتمع کرنے کے سلسلہ میں عوام وخواص، علماء ومشائخ اور رہنمایانِ ملت کو توجہ دلائی سلاطین وحکام اور معاشرہ کا عام احتساب کیا۔ شکوک وشبہات کے جوابات دئے جدید وقدیم اور خلافِ اسلام فتنوں کی سرکوبی کی۔

بعض اوقات حالات کی ناسازگاری، فضا کی ناہمواری، ملامتِ احباب اور مخالفتوں کے طوفان کے باوجود الحق نے جس راہ کو حق سمجھا اور کثرتِ موج اور شدتِ طوفان کے ہوتے ہوئے بھی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے بغیر کسی خوف لومۃ لائم کے ہر طرح کی بے سروسامانی اور ناتوانی کے باوجود کشتی سمندر میں ڈال دی جب ظلمات دور ہوئے تو سب نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کشتی کو سمتِ صحیح میں ساحلِ مراد کے قریب کردیا

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا۔

گزشتہ سال ڈیڑھ سال سے جب ہوا کا رخ سیاسی نقطۂ نظر سے اقتدار کی جنگ، مغربی جمہوریت کی بحالی لادینی قوتوں کے ابھارنے اور منافقت کے پاؤں جمانے کی طرف مڑا اور کچھ لوگ خود کو سب کچھ سمجھ کر بھی خس وخاشاک اور بے جان تنکوں کیطرح ہوا کے رخ پر اڑنے لگے۔ الحمدللہ کہ الحق نے گروہی تعصب، جماعتی وابستگی، مفادات و

مقاصد، مصلحت و مداہنت، کسی طمع و خوف اور مخالفت کے شور و ہنگامہ سے بے نیاز و بالاتر رہ کر خالص اسلامی طریقہ انقلاب و سیاست کے سنگِ میل اور تحریکِ نظامِ شریعت کے نشانِ راہ قائم کئے چونکہ موقف صحیح تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے متحدہ شریعت محاذ کی صورت میں انعام سے نوازا جو قربِ منزل کی یقین آفرین علامت ہے ؎

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے اے میر — مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، اسکی مہربانیوں اور توفیق ارزانیوں سے ہوا جو یقیناً حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی سرپرستی، اکابر علماء و مشائخ کی توجہ و دعا اور قارئین الحق کے مخلصانہ تعاون اور ہمت افزائیوں کا ثمرہ ہے جس کے اجر و ثواب میں سب برابر کے شریک ہیں

۱۹۷۷ء کے مارشل لاء سے لیکر ریفرنڈم، ۱۹۸۵ء کے الیکشن، مسلم لیگ کی حکومت کی تشکیل اور وزارتوں کی بندر بانٹ تک، مارشل لاء کے خاتمے، سیاست دانوں کے اکھٹ، مطالبات، جلسوں جلوسوں، شور و ہنگامہ اور بے نظیر کی آمد سے لیکر ماسکو اور لندن میں ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی منصوبہ بندیوں سادہ لوح عوام کے سروں کے سودا بازی اور نظامِ شریعت کے خلاف شرمِ انسانیت خواتین سے اسمبلی ہال کے سامنے مظاہرہ کرانے تک، اندرونِ ملک تشتت و انتشار، علیحدگی پسندانہ رجحانات سے لیکر ملکی سرحدات پر منتذبہ کرنے والے اندیشوں و خطرات تک محرم کے فسادات سے لیکر سندھ و کراچی کے حالیہ غیر یقینی حالات تک غرض جس پہلو سے بھی غور کیا جائے اور روزانہ کے واقعات، حالات و مشاہدات اور قرائن و آثار کو سامنے رکھا جائے تو کون ہے جسے مریض کے جاں بلب ہونے کا یقین نہ ہو، سب جانتے ہیں کہ مرض جاں گسل ہے حکیم حاذق ہو یا ادنیٰ سوجھ بوجھ رکھنے والے عام شہری سب کو مرض کی تشخیص بھی ہو چکی ہے۔ علاج کیلئے قوت اور وسائل اور اسباب سب کچھ موجود ہیں۔ مگر نسخہ شفا کے استعمال کرنے کے بجائے محض درد پر اکتفاء کرنے یا اندر کی جوہری دوا کو تبدیل کر کے محض لیبل قائم رکھنے پر اصرار کیا جا رہا ہے۔ اربابِ بصیرت جانتے ہیں کہ یہ مریض کو جان سے مار ڈالنے کے عزائم ہیں جب روح مضمحل ہو کر نکل جاتی ہے تو جسم کو بھی دفن کر دیا جاتا ہے۔ ولا فعلہا اللہ ؎

خدا سے خیر مانگو آشیاں کی — نظر بدلی ہوئی ہے آسماں کی

مملکتِ خداداد پاکستان کا مزاج اس کے بقاء و قیام اور استحکام کی روح صرف اور صرف نظامِ شریعت کے نفاذ ہی میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چالیس سال سے علماء و مشائخ ملک کے جسور و غیور باشندے اور جمہور مسلمان متفقہ طور پر نفاذِ شریعت ہی کا مطالبہ کرتے آئے ہیں اور اب جبکہ عمرِ مملکت کے چالیس سال پورے ہو رہے ہیں علماء کی طرف سے بطور اندازِ و تنبیہ اور اتمامِ حجت کے پارلیمنٹ میں نظامِ شریعت کے مکمل نفاذ کیلئے شرا

پیش کر دیا گیا ہے۔ مگر حیرت ہے کہ اربابِ اقتدار اور لادینی سیاست دان آپس میں ہزاروں اختلافات کے باوجود نظامِ شریعت سے نقطۂ مخالفت پر متحد ہوگئے ہیں۔ وجہ ظاہر ہے کہ نظامِ شریعت کے ذریعہ منافقانہ حکومت اور لادین سیاستدانوں کی میکیاولی سیاست ناکام اور بدترین نظام کا استحصال کرکے خالص آسمانی و روحانی اور قرآنی نظام قائم کر دیا جائے گا۔

چونکہ شریعت بل یا نظامِ شریعت کسی فرد یا پارٹی، کسی فرقہ یا جماعت یا محض اقتدار کی تبدیلی کا نام نہیں بلکہ تبدیلی نظام اور مکمل نظام ہے۔ اس لئے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق مدظلہٗ کی دعوت پر تمام مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے مشائخ عظام، علماء کرام، سیاسی زعما اور دانشور حضرات اپنے گروہی و جماعتی وابستگیوں سے بالاتر رہ کر متحدہ شریعت محاذ کے پلیٹ فارم پر جمع ہوگئے اور محاذ کے قیام و تشکیل میں بھرپور حصہ لیا۔ محاذ کے پہلے اجلاس میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ کو محاذ کا کنوینر مقرر کیا گیا۔

الحمدللہ کہ شریعت محاذ یوم تاسیس سے اب تک کی قلیل مدت میں پورے ملک کی ایک عظیم تحریک بن کر اسلامیانِ پاکستان کے دلوں کی دھڑکن بن گیا۔ ۷ر جولائی کو اسمبلی ہال کے سامنے عظیم الشان تاریخی مظاہرہ کے علاوہ پورے ملک میں پُرامن جلسوں، جلوسوں اور ہمہ گیر احتجاجی مظاہروں سے فضا ایک بار پھر نظامِ شریعت سے گونج اٹھی، اور اب نتیجۃً ۲۷ر اکتوبر کو ملک کے چاروں صوبوں سے جملہ مکاتبِ فکر کے اکابر علماء، مشائخ و رہنما، سیاسی زعماء، دانشور اور وکلاء کا جامعہ نعیمیہ لاہور میں ایک عظیم الشان نمائندہ اجلاس منعقد ہوا۔ شرکائے اجلاس نے متفقہ طور پر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا اور شریعت محاذ کی تشکیلِ نو کے موقع پر انہیں شریعت محاذ کا باقاعدہ طور پر صدر منتخب کر لیا گیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ علماء کے پیش کردہ شریعت بل پر تمام مکاتبِ فکر کے اربابِ علم و بصیرت متفق ہیں۔ لہٰذا محاذ کے رہنما و قائدین اور کارکن اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ سے لیکر ضلع و تحصیل اور تھانہ کی سطح تک عدالتی نظام میں شریعت کو مکمل طور پر نافذ نہیں کر دیا جاتا۔ اور یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ تحریکِ شریعت کا آغاز ۱۸ر نومبر کو اسمبلی ہال کے سامنے ملکی سطح پر ایک عظیم الشان جلسہ اور بھرپور مظاہرہ سے کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں صوبائی اور ضلعی سطح پر شریعت محاذ کے زیر اہتمام کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں۔

جملہ بہی خواہانِ ملت اور تمام اہلِ اسلام کا فرض ہے کہ تحریکِ نفاذِ شریعت کے اس نازک ترین اور اہم موڑ پر خلوص و للہیت، اتحاد و یکجہتی، حمیت و سرفروشی اور ایثار و قربانی کا ثبوت دیں اور ممکن حد تک اپنے وسائل و ذرائع بروئے کار لاکر اس مظاہرہ کو کامیاب بنائیں۔ ان شاء اللہ تحریکِ نفاذِ شریعت کی پیش رفت کے سلسلہ میں یہ مظاہرہ انقلاب آفریں ثابت ہوگا۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

سمیع الحق